

اب تک ہم نے دیکھا کہ عقیدہ انسانی زندگی کے لئے سب سے زیادہ اہم ہے اس کے بغیر انسان کی کامیابی ممکن ہی نہیں لیکن آج ہم ایک اور چیز دیکھیں گے جس کا نام عمل ہے کہ وہ بھی کامیابی کے لئے ضروری چیز ہے کیونکہ ممکن ہے اللہ اس کی بے عملی کی وجہ سے اسے کچھ ہی لمحوں کے لئے جہنم میں داخل کرے جب کہ ہمیں یہ معلوم ہونا چاہیے کہ جہنم ٹہرنے کے اعتبار سے بھی سب سے بری جگہ ہے اور اسی سے بچنے کے لئے قرآن بار بار اعلان کر رہا ہے نیک اعمال کرو۔ زندگی میں بھی کامیاب اور آخرت میں بھی کامیاب رہو گے، جنت میں ہمیشہ کیلئے داخل کر دئے جاؤ گے، وہاں جو چاہو گے ساری ضرورتیں پوری ہونگی، ہمیشہ جوان رہو گے، رب کا دیدار نصیب ہوگا وغیرہ، اسکے باوجود آج مسلمان بے عملی کا شکار کیوں ہے، ہم اس مضمون میں عمل کی اہمیت، بے عملی کے اسباب اور علاج بیان کریں گے۔

اللہ رب العالمین نے ایمان کے ساتھ عمل کا ذکر کیا ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ
هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ

(بقرہ: ۲۵)

جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے، یہی جنتی لوگ ہیں اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

جو کچھ جانا اس پر کتنا عمل کیا؟

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

لَا تَزُولُ قَدَمُ ابْنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عِنْدِ رَبِّهِ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ خَمْسٍ
عَنْ عُمْرِهِ فِيمَ أَفْنَاهُ وَعَنْ شَبَابِهِ فِيمَ أَبْلَاهُ
وَمَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَ أَنْفَقَهُ
وَمَاذَا عَمِلَ فِيمَا عَمِلَ

قیامت کے روز ابن آدم کے قدم اس کے رب کے پاس سے اس وقت تک نہیں ہل سکتے جب تک کہ اس سے پانچ چیزوں کے بارے میں سوال کر لیا جائے۔

اس کی عمر کے تعلق سے کہ اسے کس چیز میں گنوا یا؟

اور اس کی جوانی کے تعلق سے کہ اسے کہاں گزارا؟

اور اس کے مال کے تعلق سے کہ اسے کہاں سے کمایا؟

اور کہاں خرچ کیا؟

اور جو علم حاصل کیا اس پر کتنا عمل کیا؟

(ترمذی: ابن مسعود رضی اللہ عنہ) (حسن: صحیح الجامع: ۷۲۹۹)

اسباب

۱: شیطان کا فتنہ: وہ برائیوں کو مزین کر دیتا ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قَالَ أَرَأَيْتَكَ هَذَا الَّذِي كَرَّمْتَ عَلَيَّ
لَئِنْ أَخَّرْتَنِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَأَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهُ إِلَّا قَلِيلًا

اس نے کہا: اچھا دیکھ لے اسے تو نے مجھ پر بزرگی دی ہے اگر تو نے مجھے قیامت تک باقی رکھا تو میں اس کی نسل کو بہکاؤں گا سوائے چند لوگوں کے۔
(اسراء: ۶۲)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا إِنَّمَا يَدْعُو حِزْبَهُ لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحَابِ السَّعِيرِ

(فاطر: ۳۵)

بیشک شیطان تمہارا دشمن ہے تو تم اسے اپنا دشمن ہی سمجھو، وہ تو اپنے لشکریوں کو بلاتا ہے تاکہ وہ جہنم والوں میں سے ہو جائیں۔

ہم دیکھیں کہ آج سارے انسان برائیوں کو یہ سمجھ کر رہے ہیں کہ یہ ہمارے لئے بڑے ہی فائدے کی چیز ہے۔ جب کہ اللہ تعالیٰ نے اسے حرام کر رکھا ہے اور شیطان اپنی چال کے مطابق لوگوں کے لئے ان کے اعمال کو خوبصورت بنا رہا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”وَزَيْنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ“ کہ شیطان نے ان کے لئے ان کے اعمال کو خوبصورت بنا دیا ہے اور ان کو سیدھے راستے سے روک دیا۔ (نمل: ۲۷)

۲: نفس کا فتنہ: لذت اور آرام پسندی

اسی طرح کبھی انسان کا نفس ہی اسے گمراہ کرتا ہے اور اسے لذت اور آرام پسندی میں مشغول کر دیتا ہے۔ اور یہی نفس کا فتنہ ہے۔
اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

حُبِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَحُبِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ

(بخاری: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۳۱۲۶)

جہنم شہوات سے گھیر دی گئی ہے اور جنت ناپسندیدہ چیزوں سے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ.

(یوسف: ۵۳)

بیشک نفس برائیوں کی طرف ابھارنے والا ہے۔

وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصَّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي وَصِيَّتِهِ لِعُمَرَ حِينَ اسْتَخْلَفَهُ :

إِنَّ أَوَّلَ مَا أُحَذِّرُكَ نَفْسَكَ الَّتِي بَيْنَ جَنبَيْكَ

اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بناتے وقت وصیت کی ”بیشک سب سے پہلی چیز جس سے میں تمہیں ڈرا رہا ہوں وہ ہے جو تمہارے دونوں

(جامع العلوم والحکم زیر شمار: ۱۸)

پہلوؤں کے درمیان ہے۔“

۳: دنیا کو ”عاجلہ“ بنایا گیا ہے

عاجلہ یعنی جہاں نتائج جلد ہی حاصل ہو جاتے ہیں اور وہ دنیا ہے کہ یہاں کچھ چیزوں کے فائدے یہیں مل جاتے ہیں اور یہاں کٹر گناہوں میں ہوتا ہے کہ جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کی لذت اور آرام اسے یہیں مل جاتا ہے۔ اور آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہوگا۔ یہ اور بات ہے کہ کبھی کبھار وہ گناہ کا کچھ دیر تک فائدہ ہوتا ہے پھر دنیا میں بھی نقصان ہوتا ہے یا اوروں کے لئے نقصان ہوتا ہے۔ جب کہ نیکیوں کا صلہ تو آخرت میں ہی ملے گا۔ چاہے اس کا نفع دنیا میں ملے یا نہ ملے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

كَأَلَّا بَلْ تُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ . وَتَذَرُونَ الْآخِرَةَ

(قیامہ: ۲۰-۲۱)

ہرگز نہیں بلکہ تم جلد ملنے والی سے محبت رکھتے ہو، اور آخرت کو چھوڑ دیتے ہو۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

إِنَّ هَؤُلَاءِ يُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُونَ وَرَائَهُمْ يَوْمًا ثَقِيلًا

(انسان ۷۶: ۲۷)

بیشک یہ جلد ملنے والی سے محبت کرتے ہیں اور اپنے پیچھے ایک بھاری دن چھوڑ دیتے ہیں۔
اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا

(طہ ۳۵: ۵)

اے لوگو! بیشک اللہ کا وعدہ حق ہے کہیں تمہیں دنیاوی زندگی دھوکہ میں نہ ڈال دے۔

۴: دنیا کے مصائب

دنیا کی مصیبتیں بھی انسان کو بے عملی پر مجبور کر دیتی ہے۔ اور وہ دنیا کے حصول اور گھر والوں کے فائدے کے لئے اپنی نمازوں اور عبادتوں کو ترک کر دیتا ہے جب کہ ہمیں یہ خیال رکھنا چاہیے کہ جو چیزیں ہم پر فرض ہیں وہ کسی بھی حال میں معاف نہیں ہو سکتی۔ کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ ان کو کھلانا بھی تو ہمارا فرض ہے؟ ہم کہتے ہیں کہ ان کے کھلانے پلانے کیلئے آپ کے پاس بیشمار وقت ہیں کیا آپ اللہ کے لئے نماز ادا کرنے کی خاطر ایک دن میں پندرہ منٹ کے حساب سے پیچتر منٹ نہیں نکال سکتے ہو۔ جبکہ دنیا کی زندگی کا مقصد صرف اور صرف اللہ کی عبادت ہے نہ کہ کمانا کھانا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَعْْبُدُ اللَّهَ عَلَى حَرْفٍ

فَإِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ اطْمَأَنَّ بِهِ

وَإِنْ أَصَابَتْهُ فِتْنَةٌ انْقَلَبَ عَلَى وَجْهِهِ

خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ ذَلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ

اور لوگوں میں سے کئی ایسے لوگ ہیں جو ایک کنارے ہو کر اللہ کی عبادت کرتے ہیں، اگر انہیں بھلائی پہنچتی ہے تو وہ اس پر مطمئن ہو جاتے ہیں اور اگر کوئی آزمائش آتی ہے تو اپنے چہرے کے بل پلٹ جاتے ہیں، انہوں نے دونوں جہاں کا نقصان اٹھایا ہے، اور یہی کھلا ہوا نقصان ہے۔

(ج ۲۲: ۱۱)

۵: صرف اللہ کی رحمت کی امید لگانا

عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

كُنْتُ رَدَفَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى حِمَارٍ يُقَالُ لَهُ عُفَيْرٌ

فَقَالَ يَا مُعَاذُ هَلْ تَدْرِي حَقَّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ

قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ

قَالَ فَإِنَّ حَقَّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا

وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَ مَنْ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا

فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا أُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ

قَالَ لَا تُبَشِّرْهُمْ فَيَتَكَلَّبُوا

معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اللہ کے رسول ﷺ کے پیچھے ایک گدھے پر سوار تھا جسے عفیر کہا جاتا تھا، آپ ﷺ فرمایا: اے معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کا حق بندوں پر کیا ہے اور بندوں کا حق اللہ پر کیا ہے؟

میں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں؟ فرمایا: بیشک اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ وہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں، اور

بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے کہ وہ اسے عذاب نہ دے جو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو، اس پر میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا میں لوگوں کو اس کی خوشخبری نہ دوں؟ فرمایا: نہیں، تم ان کو یہ خوشخبری نہ دو، کہ وہ اسی پر بھروسہ کر لیں گے۔ (بخاری: المجاہد والسیر: باب اسم الفرس والحمار، مسلم: الايمان)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يَعِذُّهُمْ وَيُمْنِيَهُمْ وَمَا يَعِذُّهُمْ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا

(نساء: ۱۲۰)

وہ ان سے وعدہ کرتا ہے اور انہیں آرزوئیں دکھاتا ہے اور شیطان ان کو صرف دھوکہ کا ہی وعدہ کرتا ہے۔ اب ہم چند چیزوں کو دیکھیں گے جن کے ذریعہ سے ایک بندہ اگر بے عملی کا شکار ہو چکا ہے تو وہ اس سے اپنے آپ کو نکال سکتا ہے اور عمل کی طرف بڑھ کر خود کو اللہ کے عذاب سے آزاد کر سکتا ہے اور اگر الحمد للہ عملی میدان میں ہے تو مزید اپنی اصلاح کر سکتا ہے۔

علاج

۱- دعاء

بندہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ سے زیادہ دعا کرے کہ اے اللہ تو مجھے برے اعمال سے محفوظ رکھ اور اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے والا بنا۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ: يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ بہت زیادہ کہا کرتے تھے: اے دلوں کے پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔ (ترمذی: صحیح) (صحیح ابن ماجہ: ۲۸۳۳) (شیخ البانی نے اسے صحیح کہا ہے)

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ لَا أَقُولُ لَكُمْ إِلَّا كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ

كَانَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ

وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ

اللَّهُمَّ آتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا وَزَكَّاهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ

وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ فرمایا میں تم سے وہی کہہ رہا ہوں جو اللہ کے رسول ﷺ کہا کرتے تھے: اے اللہ! بیشک میں تیری پناہ چاہتا ہوں عاجزی، سستی، بزدلی، بخلی، بڑھاپے اور عذاب قبر سے، اے اللہ! تو میرے نفس کو تقویٰ عطا کر اور اس کو پاک کر تو بہترین پاک کرنے والا ہے تو اس کا دوست اور اس کا مالک ہے اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں ایسے علم سے جو فائدہ نہ دے، اور ایسے دل سے جو خوف نہ کھائے اور ایسے نفس سے جو آسودہ نہ ہو، اور ایسی دعا سے جو قبول نہ کی جائے۔ (احمد، عبد بن حمید، مسلم، نسائی: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۱۲۸۶)

۲- موت کو یاد کیا جائے

ہم موت کو ہمیشہ یاد رکھیں کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ اگر ہمیں معلوم ہو جائے کہ ہماری موت آنے والی ہے جس کے بعد دنیا کے مال و دولت اور افراد کچھ کام نہیں آنے والے تو بندہ خود ہی عمل کی طرف بڑھے گا کیونکہ عمل ہی ایک ایسی چیز ہے جو اسے مرنے کے بعد کام آنے والی ہے اور کچھ اعمال تو ایسے بھی ہوتے ہیں جس کا اجر مرنے کے بعد بھی جاری رہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وَإِنَّمَا تُوَفَّقُونَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
فَمَنْ رُحِزَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ
وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ

ہر نفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے، بلاشبہ تمہیں قیامت کے روز پورا پورا بدلہ دیا جائے والا ہے، پس جو جہنم سے دور کر دیا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا وہ کامیاب ہو گیا، دنیاوی زندگی صرف اور صرف دھوکہ کا سامان ہے۔

(آل عمران: ۱۸۵)

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

أَكْثَرُوا ذِكْرَ هَٰذِمِ اللَّذَاتِ
فَمَا ذَكَرَهُ عَبْدٌ قَطُّ وَهُوَ فِي ضَيْقٍ إِلَّا وَسَّعَهُ عَلَيْهِ
وَلَا ذَكَرَهُ وَهُوَ فِي سَعَةٍ إِلَّا ضَيَّقَهُ عَلَيْهِ

تم لذتوں کو توڑ دینے والی چیز کو زیادہ سے زیادہ یاد کیا کرو، چنانچہ جب بھی اسے کوئی یاد کرتا ہے اور وہ حالت تنگی میں ہوتا ہے تو اللہ اس پر وسعت کر دیتا ہے اور جو اسے وسعت میں یاد کرتا ہے تو اللہ اس پر تنگی کر دیتا ہے۔

(شعب الایمان للبیہقی، ابن حبان، ابویہ ریہ رضی اللہ عنہ) (بزار: انس رضی اللہ عنہ) (حسن: صحیح الجامع: ۱۲۱۱)

۳۔ آخرت بہتر اور باقی رہنے والی ہے

جب ہر ایک کو معلوم ہو جائے کہ آخرت ہمیشہ باقی رہنے والی ہے۔ اور اس کا فائدہ ہی اصل فائدہ ہے جب کہ آخرت کو چھوڑ کر صرف دنیا کی کوشش بالکل بے فائدہ اور بے کار ہے۔ اور آخرت تو بہتر اور باقی رہنے والی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا . وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ

(طی: ۱۲-۱۷)

بلکہ تم دنیاوی زندگی کو ترجیح دیتے ہو جبکہ آخرت بہتر اور باقی رہنے والی ہے۔

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ إِصْبَعَهُ هَذِهِ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ تَرَجِعُ

دنیا کی حیثیت آخرت کے مقابلہ میں اتنی ہی ہے جیسے کوئی شخص اپنی انگلی کو سمندر میں ڈبوئے پھر دیکھے کہ اس کے ساتھ کتنا پانی آیا۔

(احمد، مسلم، ابن ماجہ: مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ) (صحیح: صحیح الجامع: ۷۱۰۰)

۴۔ آپ نے آخرت کے لئے کیا تیاری کر رکھی ہے

جب ہمیں معلوم ہو گیا کہ آخرت ہی اصل ہے تو اب ہمیں دیکھنا چاہیے کہ آخرت کے لئے ہم نے کیا تیاری کی ہے اور اسی بات کا اللہ تعالیٰ ہمیں حکم بھی دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ

وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ

اے ایمان والو! تم اللہ سے ڈرو، اور ہر نفس دیکھ لے کہ اس نے کل کے لئے کیا تیاری کر رکھا ہے اور اللہ سے ڈرو، بیشک اللہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔ (حشر: ۱۸-۲۰)

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

مَنْ أَرَادَ أَنْ يَعْلَمَ مَالَهُ عِنْدَ اللَّهِ فَلْيَنْظُرْ مَا لِلَّهِ عِنْدَهُ

جو شخص جاننا چاہے کہ اللہ کے پاس اس کے لئے کیا ہے تو وہ دیکھے کہ اللہ کیلئے اس کے پاس کیا ہے۔

(دارقطنی فی الافراد، انس رضی اللہ عنہ) (احلیہ لابی نعیم: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ہسره رضی اللہ عنہ) (حسن: صحیح الجامع: ۶۰۰۲)

۵۔ نیکیوں کی قدر کی جائے

ہم غور کریں کہ معمولی سی معمولی نیکی بھی آخرت میں بے کار نہیں ہوگی اور ساتھ ہی ساتھ ہر بدی کا بدلہ بھی ملنے والا ہے تو کیوں نہ ہم ہر نیکی کی قدر کریں اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ ہر نیک کام کو کریں انہیں حقیر نہ جانیں گرچہ وہ راستہ سے کسی نقصان دہ چیز کا ہٹانا ہی کیوں نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ . فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ .

وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ

پس جس کا پلڑا بھاری ہوگا، تو وہ عیش و آرام کی زندگی میں ہوگا، اور جس کا پلڑا ہلکا ہوگا تو اس کا ٹھکانہ ”ہاویہ“ نامی جہنم ہے۔ (قارعہ: ۶-۹)

۶۔ وقت کی قدر کی جائے

جس طرح ہمیں نیکیوں کی قدر کرنا ہے اسی طرح وقت کی بھی قدر کرنا ہے کہ ہر لمحہ کو اپنے لئے اہم جانیں۔ معلوم نہیں کب ہماری موت آجائے...؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَالْعَصْرِ . إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ .

إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ

قسم ہے زمانہ کی! بیشک انسان خسارے میں ہے، سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیا اور حق کی وصیت کی اور صبر کی تلقین کی۔ (عصر: ۱-۳)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَهُمْ يَصْطَرِّحُونَ فِيهَا رَبَّنَا أَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ

أَوْ لَمْ نَعْمَرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمْ النَّذِيرُ

فَذُوقُوا فَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ نَصِيرٍ

اور وہ (جہنمی جہنم میں) اس میں چہنچیں گے، اے ہمارے رب! تو ہمیں نکال، ہم جو کچھ کرتے تھے اس کے علاوہ نیک عمل کریں گے، کیا ہم نے تمہیں زندگی نہیں دی تھی کہ جس میں نصیحت پکڑنے والا نصیحت پکڑتا اور تمہارے پاس ڈرانے والا بھی آیا تھا، اب تم چکھو، اور ظالموں کے لئے کوئی مددگار نہیں ہوگا۔ (فاطر: ۳۵-۳۷)

ہم اس آیت پر غور کریں کہ جہنمیوں نے وقت کی قدر کو نہ جانا اور برے عمل کی وجہ سے جہنم میں چلے گئے اور پھر وقت نکلنے کے بعد اللہ سے وقت کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ یہ وہی ہوا کہ کوئی امتحان دینے والا تین گھنٹہ کے وقت میں یوں ہی بیٹھا ہے اور باتیں اور بیکار کام کرے پھر وقت نکلنے کے بعد امتحان لینے والے سے کہے کہ مجھے اور کچھ وقت دو میرا پرچہ حل کرنے کے لئے۔

۷۔ جنت اس کے لئے ہے جو اپنے آپ سے جہاد کرے

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

الْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ (فِي طَاعَةِ اللَّهِ)

مجاہد وہ ہے جو (اللہ کی اطاعت کی خاطر) اپنے آپ سے جہاد کرے۔

(ترمذی، ابن حبان، فضالہ بن عیاض) (صحیح الجامع: ۶۷۷۹) جو اضافہ تو سین کے درمیان ہے وہ ابن حبان کے نزدیک ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ . فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ

(تازعات: ۳۰-۳۱)

اور جو اپنے رب کی عظمت سے ڈرے اور نفس کو خواہشات سے روک رکھے تو بلاشبہ جنت اس کا ٹھکانہ ہے۔

۸- دلوں پر گناہوں کا اثر

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا أَخْطَأَ خَطِيئَةً نُّكِثَتْ فِي قَلْبِهِ نُكْثَةٌ سَوْدَاءٌ

فَإِذَا هُوَ نَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ وَتَابَ سَقَلَ قَلْبُهُ وَإِنْ عَادَ زِيدَ فِيهَا

حَتَّى تَعْلُو قَلْبُهُ وَهُوَ الرَّانُ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ

﴿كَأَلَا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ﴾

بیشک بندہ جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک کالا نکتہ رکھ دیا جاتا ہے، جب وہ اس گناہ سے رک جاتا ہے اور توبہ و استغفار کرتا ہے تو اس کے دل کو صاف کر دیا جاتا ہے اور اگر دوبارہ کرتا ہے تو اس میں زیادتی کر دی جاتی ہے یہاں تک کہ وہ اس کے دل پر چھا جاتا ہے، اور یہ وہی زنگ ہے جس کا ذکر اللہ نے کیا ہے ﴿ہرگز نہیں بلکہ ان کے دلوں پر زنگ ہے ان کی کرتوتوں کے سبب﴾

(احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم، شعب الایمان: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) (حسن: صحیح الجامع: ۱۷۷۰)

آج کئی لوگ گناہ کرتے جاتے ہیں اور تو اور کوئی نیک عمل بھی نہیں کرتے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اور بڑی گمراہی میں چلے جاتے ہیں اس کی وجہ یہی ہے کہ گناہوں کے سبب ان کے دلوں پر زنگ لگ گئے ہیں لہذا اب انہیں کوئی حق نظر نہیں آتا اور نہ ہی کوئی گناہ خطرناک لگتا ہے۔ اللہ سے دعا ہے کہ اللہ ہمارے دلوں پر زنگ لگنے سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

۹- توحید جہنم میں ہمیشہ رہنے سے مانع ہے

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

يُعَذَّبُ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ التَّوْحِيدِ فِي النَّارِ حَتَّى يَكُونُوا فِيهَا حُمَمًا

ثُمَّ تُدْرِكُهُمُ الرَّحْمَةُ فَيَخْرَجُونَ

اہل توحید کو جہنم میں عذاب دیا جائے گا یہاں تک کہ وہ اس میں کوئلہ ہو جائیں گے پھر ان پر (اللہ کی) رحمت ہوگی اور وہ اس سے نکال دیئے جائیں گے۔

(احمد، ترمذی، جابر رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۸۱۰۳)

یہ حقیقت ہے کہ ایک بندہ جب مکمل توحید پر قائم رہتا ہے تو وہ اسے ہمیشہ جہنم میں کبھی نہیں رہنے دے گی۔ لیکن اس کا معنی یہ نہیں کہ توحید پر قائم رہ کر گناہ کرتے جائیں بلکہ توحید کی شرط کو پوری کرنے کا معنی ہی یہ ہے کہ گناہوں سے بھی بچیں اور.....

۱۰- خوف اور امید کو ساتھ رکھیں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

نَبِّئْ عِبَادِي أَنِّي أَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ .

وَأَنَّ عَذَابِي هُوَ الْعَذَابُ الْأَلِيمُ

(حج: ۵۹-۵۰)

میرے بندوں کو خبر کر دو کہ میں بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا أَجْمَعُ لِعَبْدِي أَمْنَيْنِ وَلَا خَوْفَيْنِ
إِنْ هُوَ أَمِنَنِي فِي الدُّنْيَا أَخَفَّتُهُ يَوْمَ أَجْمَعُ عِبَادِي
وَإِنْ هُوَ خَافَنِي فِي الدُّنْيَا أَمِنْتُهُ يَوْمَ أَجْمَعُ عِبَادِي

میری عزت اور میرے جلال کی قسم! میں اپنے بندے کے لئے دو خوف اور دو امن کو اکٹھا نہیں کروں گا، اگر وہ مجھ سے دنیا میں مطمئن ہو جائے گا تو میں اسے اس دن خوف میں مبتلا کر دوں گا جس دن اپنے بندوں کو جمع کروں گا، اور اگر وہ مجھ سے دنیا میں خوف زدہ رہے گا تو میں اسے اس دن مطمئن کر دوں گا جس دن اپنے بندوں کو جمع کروں گا۔
(الحلیہ لابی نعیم: شہادین اوس رضی اللہ عنہ) (حسن: صحیح الجامع: ۴۳۴۳)

۱۱۔ شکر گزار بندہ بنیں

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ حَتَّى تَتَفَطَّرَ قَدَمَاهُ
فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِمَ تَصْنَعُ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ
وَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ
قَالَ أَفَلَا أُحِبُّ أَنْ أَكُونَ عَبْدًا شَكُورًا

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ راتوں میں قیام کرتے تھے یہاں تک کہ آپ کے دونوں قدم سوچ جاتے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا ”اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ایسا کیوں کرتے ہیں جبکہ اللہ نے آپ کی گزری ہوئی اور ہونے والی خطاؤں کو معاف کر دیا ہے“۔ نبی ﷺ نے فرمایا: کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔
(متفق علیہ: لفظ بخاری کے ہیں)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ

(الانفطار: ۸۲)

اے انسان تجھے تیرے بزرگ رب سے کس چیز نے دھوکہ میں رکھا ہے۔